

M.B. KHAN ARTIST OODAWAD LUCKNOW

YOUNG AT 50.

ساٹھا اور پاٹھا

ڈاکٹر لیگارڈ کی حیوۃ بخش گولیاں

بڑے اور ادھیڑ کو جوانوں کی سی طاقت مستقل طور پر عطا کرتی ہیں جو ماغی اور جسمانی انحطاط کو روک دیتی ہیں اور مدت زندگی کو بڑھاتی ہیں۔ رگ پٹھے مضبوط ہو جاتے ہیں جو رگ بھرے ہیں اور جنکے دماغ میں بے چینی رہتی ہے ہوتی ہے ان کے لیے بیحد مفید ہیں۔ نیند خوب آتی ہے۔ بیداری کے بعد کسل کا بالکل نہیں ہوتی۔ طبیعت بشاش رہتی ہے۔ عصبی کمزوری کا وجود نہیں رہتا۔ جھریاں دور ہو جاتی ہیں جلد صاف اور خوشنما رہتی ہے۔ چہرہ بیحد تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ تندرستی کے ان برکات پر غور کیجیے۔ یہ خدا کی عنایت نہیں تو کیا ہے۔ جوانی کا عود کرنا دوران خون کا بڑھنا۔ گل رخسار کی شادابی۔ جسم کی توانائی۔ دیکھ کے احباب کو حیرت ہوتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ آپ خود ہمارے قول کی تصدیق کر لیجیے۔ کیا آپ ایسے نادر وقت کو نذر غفلت کر دیں گے۔ لطف یہ کہ اس دوا کے استعمال میں کسی قسم کا پرہیز نہیں ہے۔ آپ بے تکلف استعمال کیجیے نقصان کا خیال بھی نہ کیجیے۔ آپ کے تمام اعضائے رئیسہ کے افعال درست اور صحیح ہو جائینگے آپ پر ساٹھا اور پاٹھا کی مثل اصل ہو جائے گی ورنہ دیکھیے فوراً منگائیے اور کھائیے استعمال کے بعد آپ ہرگز پشیمان نہ ہونگے۔ ان کی قیمت مع محصولڈاک **بارہ شلنگ** ہے۔ قیمت وصول ہونے پر روانہ کی جاتی ہے۔

یہ دوا صرف ڈاکٹر لیگارڈ کی لیبریٹریز ۱۰۶ لیورپول روڈ۔ بارنس بری لنڈن انگلستان سے مل سکتی ہے۔

DR. LEGARD'S
LABORATORIES.
106 LIVERPOOL ROAD.
BARNSBURY
LONDON (ENGLAND)

ایک فلسفی

یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین سابق جج ہائی کورٹ الہ آباد کے کارآمد مخلاق مصنفات ہر دو نامور تصنیفات ہیں جنہوں نے اردو زبان کو علمی بنا دیا ہے ملک کے ہر ایک بچہ کو پڑھائیے اور کام کا آدمی بنائیے اگر خود پڑھیے تو زندگی کی قیمت بڑھ جاتی ہے۔

علم الاخلاق۔ مسلم گرلز اسکول کے کورس میں داخل تھی اور اب یونیورسٹی حیدرآباد دکن کے نصاب تعلیمی میں شامل تھی۔ مجلد قیمت مع محصولڈاک عہ افراد کا سبب پبلک کے مطالعہ کی چیز ہے مانند ۱۲ الدین اور الکون یعنی موازنہ مذہب سائنس اردو ۱۲ امور عامہ۔ عربی۔ فلسفۂ عقل کا کارآمد متن ۱۲ زائد خریداروں کو کمیشن معقول دیا جائے گا۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

فرنچ طلا

کمی۔ لاغری اور کمزوری کے لیے نفع بخش ہے اور بیحد قوت پیدا کرتا ہے۔ خوشبودار اور ملذذ بھی ہے تندرست اور معمولی مریضوں کے لیے عجیب تماشا اسکے لگانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے اور روز اول کیفیت خاص محسوس ہوتی ہے قیمت عہ (پانچ روپیہ) نمونہ کا بکس صرف ۱۲ مع محصولڈاک

مار بل اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۸۹۳
رنگون ملک برہما

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامۂ عراق

عجب دلچسپ نظم ہے جسمیں ہر خلوص کی شاعرانہ استادی سے لطف اٹھائیے قیمت فی جلد ۸ ٹکٹ بھیج دیجیے وی پی ارسال کی آرڈر ضرورت ہے۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سرکار سے رجسٹری کیا ہوا

سند حاصل شدہ

بلا نقصان کی دوا

کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ درد شکم۔ سنگرہنی۔ بخار ہیضہ کا دورہ کے جی متلانا۔ بچوں کے ہرے پیلے دست۔ دودھ ڈالنا انفلوئنزا اور فیور جمیع ضروں کی ایک بیمثال دوا ہے۔ جسکے صرف چند قطرے پانی میں ڈال کر پی لینے سے ایک ہی خوراک میں پورا فائدہ دکھاتے ہیں قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک عہ بارہ شیشی ایک ساتھ خریدنے سے عہ محصولڈاک معاف دیہاتی ڈاکٹر حکیم اور عطاروں کو نمونہ مفت۔

درد رفع کیسری یعنی دانت کی دوا

بکس جلن اور تکلیف کے دانت کو صرف پانچ منٹ میں آرام کر دینے والی ہی ایک دوا ہے قیمت فی شیشی عہ ۱۲ ایک ساتھ منگانے سے ڈاک خرچ معاف قیمت عہ

بال سدھا

کمزور اور دبلے پتلے اکثر بیمار رہنے والے بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانا ہو تو اس میٹھی دوا کو منگا کر پلائیے۔ بڑی فہرست منگانے پر ہر ایک کو مفت ملے گی۔ ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

پتہ: **سکھ سنچارک کمپنی متھرا**

قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اردو میں آجتک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

جھپو!

یہ پرلطف ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے۔ اسکے صفحات بطور رسائل علیحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں۔ جنوری سنہ ۱۹۲۸ء سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل مطالعہ کر لیا ہو گا لیکن سابق اور سنہ حال کے خریدار اودھ پنچ قصہ کی ابتدا سے ناواقف ہوں گے۔ یہ مرتب رسائل انکے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے۔

قیمت علاوہ [illegible] محصولڈاک عہ

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۹ مضامین غیر نمبر ۲۰

یکشنبہ ۲۵ مئی سنہ ۱۹۳۴ء

خس کی ٹٹی اور میاں خیراتی

میاں خیراتی اودھم پور ضلع دھاچوکڑی کے رئیس زادے تھے۔ انکی پیدائش سے پہلے انکے گھر ڈاکوؤں نے کئی مرتبہ چوٹ کی۔ دل کی حفاظت میں ماں باپ کی جان گئی بیچارے چھوٹی سی عمر میں یتیم بھی ہوگئے اور مفلس بھی۔ اثاث البیت ڈاکوؤں کی دست برد سے بچ رہا تھا وہ کس مپرسی کی حالت میں چوروں کے کٹنے لگا۔ چوروں سے بچا تو محلے والوں کے پسند آگیا۔ چھ سات برس کی عمر میں بعد خرابی وخانہ بربادی ڈھونڈ ڈھانڈ کے جو کچھ ملا وہ ایسا مہتم بالشان تھا کہ واہ وا۔ ایک ٹوٹی ہانڈی میں کچھ گندے انڈے چند گرہیں ہلدی کی تھا یا اس ہانڈی کا اصلی وطن چھوڑا ہوا تھا اس گھر میں مسافرانہ وارد ہوئی تھی۔ کسی بڑے پہنچے ہوئے نجومی نے بتایا کہ تمھارے گھر میں خزانہ ہے چولھے کے نیچے کھود کے دیکھو۔ چولھا نہایت احتیاط کے ساتھ کھودا گیا یہاں سے بھی وہی ہانڈی برآمد ہوئی اس میں کیا تھا؟ چند چھیچھی کوڑیاں کچھ مٹی سا ہی سلیٹ پیسے دو تین دھیلے بھی۔ اس ہانڈی کا سلسلۂ نسب ماں کی جانب سے دیوالی تک اور باپ کی طرف سے بم تک پہنچتا ہے۔ غریب خیراتی ملے میں [illegible] وہ کو دو میں پھیر دیا۔ کیا کرتا۔ خواہ مخواہ ٹیکس کا مستوجب بنتا؟ "شیئاً للہ کا" اسکا بھیک مانگنے کے چارہ ہی کیا تھا۔ رہتے رہتے آپ مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاتے اور جو کچھ نمازیوں سے وصول ہوتا اسے نانبائی کی دوکان کے نذر کر دیتے، دو سال یوں ہی بھیک مانگ کے پیٹ پالتے گذر گئے ٹکڑے گداؤں سلیک شریف بھلے مانس نے انھیں ملت پیر میں ایک انگریز کے ہاں جو صاف کرنے اور پالش کرنے پر لگا کر رکھوا دیا، گو صاحب نے کھانے کا وعدہ نہیں کیا تھا مگر خانساماں کو زبانی حکم دیدیا تھا کہ جو کچھ اُلش بچ جایا کرے وہ بجائے کوّے اور کتوں کے میاں خیراتی کو دیا جائے۔ فی الحقیقت صاحب کا ایثار قابل قدر ہے۔ کتوں پر ترجیح تو دی۔

میاں خیراتی تھے ذرا محنتی آدمی اپنی ڈیوٹی انجام دینے کے بعد جو کچھ وقت ملتا وہ خانساماں کی خدمت میں صرف کرتے خانساماں نے جب دیکھا کہ میاں خیراتی کام کاجی آدمی ہیں ترکاریاں چھیلنے اور برتن دھلوانے کا کام ان سے لینے لگا، کچھ دنوں کی محنت شاقہ کے بعد خانساماں نے انسانی ہمدردی کی رو سے میاں خیراتی کو انگریزی کھانوں کے نام اور انکے پکانے کی ترکیبیں بتانا شروع کردیں، صاحب بھی خیراتی کے کام سے بہت خوش تھے چنانچہ انکی موجودہ تنخواہ کو ناکافی سمجھکر دو روپے کا اضافہ کردیا۔ ادھر دو سال کے اندر خانساماں نے باورچی گری کے سب اصول سکھا دیے۔

خیراتی اب صاحب کے بوٹ پر پالش خوشی سے نہیں کرتے تھے اب وہ اس کام کو اپنی ذلت اور تحقیر کا موجب سمجھنے لگے تھے۔ انھیں پہلی سی دلچسپی باقی نہیں رہ گئی تھی، خانساماں جب ان سے برتن دھونے یا ترکاریاں چھیلنے مسالا پیسنے کو کہتا تو وہ اسے نہایت حقارت اور غصہ کی نظر سے دیکھتے مگر ابھی مجبور تھے وہ کام کرنے سے انکار نہیں کر سکتے تھے کیونکہ انھوں نے دو سال کے اندر یہ اندازہ کر لیا تھا کہ انکا مالک کتنی طاقت رکھتا ہے، اگر ادھر بھی ناخوش ہو گیا تو مشکل پڑے گی۔ بالآخر خیراتی کا پیمانۂ صبر لبریز ہو گیا اُن سے ضبط نہ ہو سکا، انھوں نے خانساماں سے مشورہ کیا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے، آپ کی عنایت و توجہ سے میں کام کاج میں بھی چست ہوں، کٹلیاں، مٹر ستی کا ساگ، چٹنیوں کی بھاجی گوشت کی قسم سے جو چچھوندر، بی، بندر، بھگر بن پلاؤ وغیرہ سب کا گوشت مزے دار پکا لیتا ہوں۔ خانساماں نے کہا کہ بھئی جب تک صاحب تمھیں سارٹیفکٹ نہ دینگے اس وقت تک تم کو کسی ایسے شخص کے ہاں جسکا پچھلا پیلا ہو ملازمت نہ ملے گی اور تمھارا کوئی اعتبار نہ کرے گا میں چھ ماہ کی چھٹی لینے والا ہوں میری عورت بچے جننے والی ہے سٹھورا اور اچھوانی جنانے والا کوئی ہے نہیں خدا بخشے آپ مرحوم جب تک جیتی تھیں تو مجھے بڑا آرام تھا سب کام وہ خود کر لیتی تھیں، اب انکا کام مجھے کرنا پڑتا ہے۔

چھ ماہ تک میری جگہ پر تم کام کرو گے تو تمھیں کارکردگی کا سارٹیفکٹ صاحب خود ہی عطا کر دینگے۔ خیراتی نے پوچھا سارٹیفکٹ سے کیا کام نکلے گا۔

خانساماں نے کہا یہی کہ اس نے لیجئے خیراتی نے تم نے چھ مہینے نوکری کی آدمی جو دیکھتا نہیں ہے؟ پھردوں کے کباب کھٹملوں کا شوربا اور مچھری کا قیمہ خوب پکاتا ہے۔

میاں خیراتی اس مشورہ سے پر راضی ہو گئے۔ ایک ہفتہ کے بعد خانساماں صاحب رخصت پہ سدھارے اور بھائی خیراتی موچی سے خانساماں بنے یہ بھی کوئی معمولی ترقی نہ تھی مثل مشہور ہے:

"سنگ نشستہ بجائے گیبانی"

تنخواہ بڑھی آپ جامے سے باہر ہوئے تو دور کی سوجھی ہے عشق پلاؤ کا جزو ہے۔ بھر یک میں عشق کہاں۔ میاں پلاؤ تو نہیں مگر کیک بہت مثل ہے باپ سر پکاری مچھلی انڈا توس ہی نے بگاڑ دیے تھے وہ سلے کھاتی تھا۔ صحن میں جھاڑو دینے والی بھنگن سے دل اٹکا، بُرے طرح اٹکا بھنگن تھی تو سیاہ فام مگر بلا کی نکیلی۔ چنچل۔ [illegible] دل پر عشق کا پنجہ پڑتے ہی صبر و قرار پر جھاڑو پھر گئی۔ چند روز ہجر کے جھٹکے سہے دل کو سمجھایا بجھایا مگر آخر قسمت کے ٹنبالہ وار ستارے نے پلٹا کھایا۔ دم سے بنی۔ کدورت تھی صفائی ہوگئی اور بی بھنگن مسلمان ہو کے نکاح میں داخل ہو گئیں۔ [illegible]

معارف النماسہ حصہ دوم تیار ہو گیا ہے۔ آخری صفحہ پر مفصل حال ملاحظہ ہو۔ قیمت عہ، محصول ۱۔ پانچ روپیہ۔



— ہائے کمبخت تو جو بانس پر چڑھا تو اترنے کا نام ہی نہیں لیتا ...

مسٹر پنچ: یارو یہ بخار ہے دوسری جنگ کا انتظار کرو اور آپس میں لڑتے جاؤ

بہتسی ضرورتیں ہیں جو سنت لگی ہیں گھوڑدوڑ کا سامان مہیا ہونے لگا۔ مگر تنخواہ کافی تھی دو تین مہینوں میں ضرورت کی چیزیں فراہم ہو گئیں۔ اتفاق کی بات کہ اسی اثنا میں صاحب نے چند روز کی رخصت لی اور پہاڑ پر چلے گئے۔ اب کیا تھا میدان خالی پایا سلام کا جو تھا نہیں لگا ہے ملے جلتے بنگلہ کا ایک آدھ کمرہ کھلا باقی دن بھر احباب باصفا کا مجمع ہے بھائی خیراتی ہیں تاش کھیلا جا رہا ہے ایک دن لو جو تیز چلی تو ایک دوست نے کہا یار خیراتی صاحب کے بنگلے پر خس کی ٹٹیاں بیکار پڑی ہیں ایک آدھ اپنے کمرے میں لگا دو تو اچھا کمرہ برف خانہ ہو جائے۔ صلاح معقول تھی خسخانہ تیار ہو گیا۔ سائیس کا لونڈا پنکھا جھلنے پر متعین ہوا ٹٹی چھڑکی گئی اب دوپہر کی صحبت نہایت خوشگوار تھی خس خانہ میں پنکھا کھلی مارو سدھارو (صاحب) بی جیبا بیکار رہی، دو مہینے تک میاں خیراتی اچھے خاصے بنگلہ خوار وظیفہ یاب نواب زادہ بنے رہے ہر تنخواہ میں سے نصف حصہ سامان آسائش پر صرف ہوا اتنے میں رخصت ختم ہوئی صاحب بلائے ناگہانی کی طرح بیٹ پڑے اور ناچار بھائی خیراتی کو پھر حاضری ڈنر کی تیاری اور بجلی کی خدمتگزاری کرنی پڑی مگر جب بھائی خیراتی اکیلے سے بھائی خیراتی تھے عیش بے فکری کی عادت مارو سدھارو کی خسخانہ۔ پنکھے کی ہوا خس کی ٹٹی کی ٹھنڈک۔ بی جیبا کے گرما گرم نخروں نے مزاج بگاڑ دیا تھا۔ دفعۃً شدید محنت جو کرنی پڑی تو بیچارے بیمار ہو گئے کوئی دو مہینہ لاکم کے آدمی نہ تھے سو پچاس روپیہ کی اوقات ہی کیا۔ پنکھا گھڑی وغیرہ بک بکا گئے تیمارداری میں صرف ہوئی سائیس کا لونڈا بھی رخصت ہوا سدھارو مارو ہری بیگ دوست تھے۔

تاش ہوتا تو آتے کبھی کبھی اتفاقاً۔ نکلتے وہ دیکھ بھالا جاتے کہ شاید قرض کا سوال ہو۔ ساور بازاری کا خیال ہے کہاں ... ایک صاحب بی جیبا کی خاطر سے زیادہ حاضر باشی کرتے تھے۔ آخر جب بھائی خیراتی کی حالت زیادہ بگڑی تو انھوں نے بی جیبا کے نان و نفقہ کے بارے بھائی خیراتی کو سبکدوش کر دیا سچ ہے

دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشاں حالی و درماندگی

خدمت مرض میں کئی بار انھوں نے بی جیبا کو پکارا وہ تھیں کہاں بھائی سدھارو بیٹے ہی انہیں کھسکا لے جا چکے تھے۔ آخر اس غم و غصہ میں کچھ ایسا دماغ پر اثر پڑا کہ پاگل ہو گئے کینٹونمنٹ کے ڈبہ میں جو جیبا کے بل پر تو ٹھنکے میں ڈالے کے بنگلے میں اپنی جیب میں منہ ڈال کے جیبا جیبا پکارنے لگے۔ یار یاری بھائی خیراتی گرم مسالے کی تھیلی کھولی مگر وہ

کہیں نہ ملی۔ اب بھائی خیراتی ہیں اور دل گلی بازوں کا مجمع ہے جدھر چلتے ہیں جدھر جاتے ہیں رنگ مچا مچا کر کے انھیں بلاتے ہیں لونڈے ڈھیلے مارتے ہیں مگر انھیں کچھ پروا نہیں صرف ہندوستانیوں کی طرح ہوم رول اور سلف گورنمنٹ کے بجائے جیبا کی آواز پر زندہ ہیں۔ ایک طبیب حاذق کا قول ہے کہ جس دن عراق عرب اور حجاز میں ترکوں کی طرح جمہوریت معتدلہ کا اعلان ہوگا اسی روز انھیں بھی اس مصیبت سے نجات ملےگی یا ہم گھر رہے کے دن پھریں میاں شیدا تیاں کی شادی ہی جمہوریت خاک سے پھر جائے تو خدا یار و مددگار ہو۔ بظاہر یہ دونوں باتیں دور ہیں مگر بھائی خیراتی پاگل کے پاگل ہی رہیں گے۔

ہائے جیبا وائے جیبا۔

بنچ۔ ڈاکٹر غلطی کرتے ہیں بھائی خیراتی سے کہو چیزنا کا تو اس کی بال میں جیبا ہے بارہ بجے کے بعد ٹھیک آدھی رات کو ملاقات ہوگی وہ نہ سدھارو کے پاس ملےگی نہ مارو کے پاس۔

راقم

بہت قریب ہے خزاں بہار کا موسم
کلی کلی مرے دامن کی مسکراتی ہے

بقیہ

ص۔ ۱۔ سرشار از چاندنی میوہ

—— ۰ ——

ضرورت ہے

(۱) خط و کتابت میں نمبر خریداری کی۔
(۲) رجسٹر خریداران میں بیتا ... ناموں کی۔
(۳) وی پی سے بیزار ہونے والوں اور منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھیجنے والوں کی۔ — منیجر

آزادی

نمبر ۲

تتمہ ۱۸ مئی ۱۹۲۴ء

زبان زنان :- "اگر مردے بہ بینی کہ از شدت شہامت توپ مسلسل را بجائے طپانچہ بکمر خود بستہ در میدان آن زنے ہم بینی کہ آئینہ در دست دارد۔ احوالت چہ طور است؟"

حاشیہ :- خانم کچھ نہ پوچھ کہ کیا حال ہوگا۔ ایک کو دیکھ کے حواس غائب دوسری کو دیکھتے ہی باعقل رفتہ خلقی۔ مگر توپ پر آئینہ کو ترجیح دینے کا یہ وقت نہیں ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ پاس پڑوس والے سن لیں اور مفت میں ایران کی جان عزیز آفت ہو جائے۔ جو آدمی توپ باندھ کے میدان رزم میں جانے والا ہو اُسے تم آئینہ دکھا کے غریب کی بزم بنا دو وہ مورچے سے منہ پھیرے یہ ممکن ہے۔ لیکن دشمن غمزے نخرے سے کبھی زیر نہیں ہوتا سو وہاں آئینہ شمشیر میں جب تک جلوۂ مرگ نہ دیکھے اُس وقت تک کام نہیں نکلتا

زبان زنان :- "نامرد و مردی خود باکدام است زنان ہم عفاف و عفت جیسی خود استوار است۔ ہمینکہ مرد یک "دنا" بہ مردی خود علاوہ کرد دیگر نمی تواند کہ از زنان متوقع اخلاق عالیہ شود"

حاشیہ :- مناظرے کی ٹھہرے تو ہم بھی ہماری باطل کے طور پہ بات پلٹ کے کہہ سکتا ہے۔ مگر عورت سے زبان لڑا کے جیتنا کار دے دارد لہٰذا بیچارے مرد کو جیسے ابتدا میں نفی کا "نا" لگا جاتا ہے آپ کے کرم و رحم پر چھوڑتے ہیں اور ان لوگوں کا حال بیان کرتے ہیں جنکی مردی سے پہلے "پا" لگا ہوا ہے۔ تجربہ ہے "چوک" کا سیکڑوں پامرد رنڈیوں کے پاؤں مرید ہو اچھے کا جوڑا پہن کے رنڈی کے یہاں دکھانے گئے۔ کنگنا گنیا دھوکا ہوا ما نجے کی کر کری سادی نبت کچے گو کھرو بانکڑی کے مارے بی بی جی کی نقال میں صرف ہوئے۔ رنڈی نے کہا بس اب گھر نہ جانا

انھوں نے کہا اچھا۔ وہ گھڑی اور آج کی ساعت گھر کی طرف رُخ نہ کیا۔ عروس مرگ سے ہمکنار ہوئے لیکن جورو کا پہلو نصیب ہوا۔ گھر بی صاحب نے مجرے میں جانا یا حجرے کا آباد کرنا کسی طرح نہ چھوڑا۔ کیا کریں پیٹ ظالم ہے۔ اکثر اشخاص نے لاکھوں روپیہ نذر کیے باوا کی ساری دولت غمزۂ دلستان پر فدا کی پھر بھی دودھ کی مکھی کی طرح نکال کے پھینک دیے گئے چوک میں جوتے چٹخاتے پھرتے ہیں بھگتے ہیں ا۔ ع بی صاحب کے یہاں آنے جانے والوں کی جلیبیں بھرتے ہیں۔ یا عقل کی سی بے بہا چیز کھو بیٹھے گریبان چاک ہے سر پر خاک ہے "فریاد رس الٰہی" کی صدا لگاتے ہیں لونڈے تالیاں دیتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے نئے بگڑے۔ کوئی ڈھیلے مارتا ہے آوازے کستا ہے "عاشق مر جاتی کا تیل پی کے مرجا" آج اگر ان عورتوں میں عفت کا جوہر ہوتا یا وفا کا شائبہ تو جانفشانی (یا) عنی رائیگاں نہ جاتی یہ نوبت نہ آتی ہاں یہ دوسری بات ہے کہ آپ اُسے پامردی نہ سمجھیں اور یہی کہے جائیں کہ تھوڑا ناطرہ تھا دو رہی کرنگوڑے کو۔ تو یہ سوال اُس غریب کی ماں سے کرنا چاہیے کہ تو نے "نا" کی جگہ بنتے وقت "پا" کیوں نہ لگا دیا۔ آپ کے تمام مضمون کو ہم نے دیکھا سرے سے آخر تک ناحق کو غنی سے بھرا ہوا ہے۔ مرد نامرد ہونے پر اخلاق عالیہ سے دور نہیں ہوتا۔ عورت بے عفت ہوتے ہی اخلاق عالیہ سے دور ہو جاتی ہے۔ اب بتائیے فضیلت کس کو ہے۔ بے پردگی اور تعلیم غیر مقیّد کے بعد سمجھیں گے کہ یہ صفات کہاں تک مبالغہ سے خالی ہیں یورپین ترکی اور عجم کا پورا ملک تھوڑے دنوں میں پیرس اور لندن بنا چاہتا ہے عنقریب وہاں بھی مسز فہمی بے "کی سی مرد مار عورتیں پیدا ہونے لگیں گی۔ ہماری عام صلاح ہے کہ روگ لڑیاں پہننا چھوڑیں سروں پر جا دینا ماپیٹیں ہرن کھری کے بوٹ چلا ہی چاہتے ہیں ٹوپی سے چندیا محفوظ نہیں رہ سکتی۔ آپ نے آگے پہنچ کر

اپنی تعریف خود ہی کر دی ہے:- "درخشانی نمی بینیں کہ جمشید و شکار سکندر" لیعنے قوت فعالہ مستعمل ہو کے قوت منفعلہ بن جاتی ہے ؎

عید از حرم گشت خم جب ابلند تو

فریاد از تطاول مشکیں کمند تو

زبان زنان :- "اگر خیدے شمشیر را با سوزن عوض کنیم نتیجۂ حکمت ذی قیمتی را آگاہ می شویم"

حاشیہ :- واقعی ہی ہو خدا لائے شمشیر ہوگی آپ کے ہاتھ میں اور سوزن ہوگی غریب شوہر کے ہاتھ میں بی بی دلوں کی طرح میاں ٹوپیاں کاڑھ کے رنڈاپا عزیز کیجیے مگر یہ تو بتائیے جب آپ کے ہاتھ میں سوئی تھی تو وہ غریب شوہر کے دل میں چبھتی تھی چھوٹی سی سوئی کی تکلیف کم ہوتی تھی اب اتنی بڑی شمشیر کی گنجائش کہاں سے نکلے گی۔؟

اگر مطلب تعطل سے ہے یعنی شمشیر تعطل ہو اور سوزن معواں تو ملک پھر شکم دشمن کے سوا اور کہیں دکھائی نہ دے۔ سوزن سے کبھی کام نہیں نکلا۔ البتہ سوئی لے کے شوہروں کی آنکھیں سی دیجیے۔ اور شمشیر سے گلا رہتے لیتے دونوں کی اکٹ تیغ بن جائیے پھر تو ملک کے دن پھرنے ہی رہیں گے۔

آپ کہتی ہیں "من میل دارم کہ زنان دا در غرفات خصوصی آسمان سراغ داشتہ و نے در کوچہ ہائے تنگ طہران نہ بینیم۔"

ہم کہتے ہیں عالم ملکوت کو عورتوں کا شوق نہیں نہ وہاں طہران سے زیادہ آزادی میسر آ سکتی ہے لیجئے ہار جانا

اصلی لذت النسار بالتصویر

ناظرین میں کسی ہندو یا مسلمان سے ایک پیسہ دھوکہ سے لینا نطفۂ حرام کا کام جانتا ہوں چنانچہ وہ کتاب جسکا نام سن کر مشتاق تھا اب چھپ کر تیار ہے یہ کتاب ۱۰ باب پر منقسم ہے جس میں عورت کی پہچان وغیرہ ۲۴ آسن مع تصویر مرد و عورت کی علامت مجامعت کا بیان۔ جادو منتر نسخہ جات وغیرہ اور مزے دار باتیں جنکے بیان سے حیا آتی ہے جا بجا کی تاریخوں کا حساب ہے قیمت دو روپیہ رعایتاً ہے۔

اعلان با حلف

ناظرین اگر آپ کسی معشوق پر عاشق ہیں اور وہ آپ کو نہیں ملتا حسب منشا شادی کرانا چاہتے ہیں یا کسی حاکم کو تسخیر کرنا چاہیں منتر ور حنی منتر اہل اسلام، عاملیت منتر تسخیر اگر مستحق آپ کی نظر میں تب ہو جو منتر سے ہیچ کام ہیں اور ۱۱ سے ۱۰۱ تک میں دیجیے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

پتہ :- بہار حدیش ملکہ لوڑا کی تانہ ضلع سہارنپور

بیکار ہے۔ خصوصاً آپ کی سی چربانک عورتیں جو آسمان پر تھگلی لگاتی ہیں وہاں مشکل سے جگہ پائیں گی۔ پھر وہی آپ ہوں گی وہی طہران۔

ر ۔ ف

قلم مرداں

ٹوپی کی غیر معمولی ترقی

جرمنی ڈاکٹر لوئی کومی نے تو ہماری کے متعلق معقول بحث کی ہے اسی کے بحث میں ایک فاضلانہ یہ بھی لکھتا ہے کہ ظاہری و باطنی حواس بھی متحد ہیں یعنے باصرہ سامعہ وغیرہ کی تخیل جیسا کہ علم النفس میں جداگانہ چیزیں قرار دی گئی ہیں جداگانہ نہیں ہیں بلکہ ان میں اعتباری فرق ہے جو چیز دیکھتی ہے وہی سنتی ہے کان سے ظاہر ہوئی تو سامعہ کہلائی آنکھ سے اسکا فعل سرزد ہوا تو باصرہ نام رکھ دیا۔ ماہ ہر ایک کا واحد ہے یعنے ہر ایک کا واحد ہے۔ کسی قوت کے نقصان کا علاج نہیں ہو سکتا البتہ آلات کے نقصان کا علاج ہوتا ہے۔ اگر آلات درست ہو گئے تو علاج کامیاب ہے اگر آلات کے انجھ بجر ڈھیلے رہے اور انھوں نے تریاسٹ سے استعفانہ دیا تو علاج ناکام رہتا ہے جو چیز سنتی چکھتی دیکھتی چھوتی سونگھتی ہو وہ ان سب سے متاثر ہوتی ہے وہ روح ہے آلہ حس کی خرابی سے وہ اپنا تصرف ہٹا لیتی ہے۔ حشرات الارض میں سے چمگادڑ بلکہ چمگادڑ ایسے جانور ہیں جن میں قوت باصرہ کا تصرف تمام جسم پر ہے۔ قوت باصرہ اگر روح سے علحدہ کوئی دوسری شے ہوتی تو آج فرانس کے مفکر (مسیو سکو) آنکھوں پر پٹی باندھنے کے بعد چیزوں کے دیکھنے کا تماشا نہ دکھا سکتے۔ انھوں نے ایک شخص کی آنکھوں پر پلاسٹر کیا یعنے روح کے جھانکنے تاکنے والے جھروکے چھوپ دیے پھر پٹی کس کے باندھ دی جا سکے بعد لوگوں کو اجازت دی کہ آپ کوئی کاغذ یا کتاب اسکے سامنے لیجائیے یہ پڑھ سکتا ہے چنانچہ مسلمات سے بی رنج خانم نے فقرہ فقرہ پڑھ دیا۔

ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ جاہے آباؤ اجداد کسی زمانہ میں سارے ڈیل سے دیکھتے تھے انھوں نے بعد کو اس ملکہ سے کام لینا چھوڑ دیا یا ممکن ہے کہ تدریجی ترقی اپنے کمال تک نہیں پہونچی تھی یعنی آنکھیں مکمل نہ تھیں جب مکمل ہو گئیں تو روح نے ان مجھے تھے جھروکوں سے نکلنا بیٹھنا چھوڑ دیا اور دیدوں کو اپنی آمدورفت کا دروازہ قرار دے لیا۔ ان فرانسیسی ڈاکٹروں سے قبل ایک اور ڈاکٹر پید اسٹی کو گئے ہیں جو کی جلد سے قوت سامعہ کا بیروز ثابت کر چکا ہے۔ یہ وشکے کے کارخانہ میں تیرہ سو برس کے بعد ہو یا روشکے کے معجزات انھیں منکروں کے دلائل سے ثابت ہو رہے ہیں جو انپر ہنستے تھے۔ ۔ ۔ اجی واہ بھلا کوئی پشت کی چیز دیکھ سکتا ہے؟ کیوں جناب فلاں شخص کی گدی پر آنکھیں تھیں یا پیشانی کے نیچے؟ ان منکروں میں بڑے بڑے فلسفی اور دہریے شامل تھے ان کو دھوکا صرف اسقدر تھا کہ محال عقلی اور محال عادی میں فرق نہ کر سکتے تھے۔ خیر یہ تو ملیح تھے مگر اب انیر لکھنؤ کے مذہبی ہنستے ہیں۔ وہ کہتے ہیں آہا کچھ سنا؟ وہ جو ہم داستان میں حضرت امیر حمزہ کا قصہ سنا کرتے تھے اور صاحب لوگ ہم پر ہنستے تھے وہ سب سچ نکلا۔ ملکہ مہرنگار کا گولا ملکہ بہار کا مرہم بہار بی مخمور سرخ چشم کی ستوالا شاہ لعل والی آنکھ وزد سیاب کا تمام طلسم ہوشربا میں اپنی آنکھ ہو چھپا دینا۔ آدمیوں کا اڑنا یہ سب سچ نکلا۔ بات تمہارے کی تھی۔ چنیا بیگم کے عاشقوں پر ہنستے تھے اب اپنے گریبان میں منہ ڈالو۔

خیر حواس ظاہری و باطنی کی ترقی تو کچھ ضرر رساں نہیں مگر واللہ ٹوٹ نا سیکی ترقی اگر عام ہو گئی تو غضب ہے جان پر بن جائے گی (دامان دہلی ناقل ہے) کیور تھلے سے چھ میل کے فاصلے پر ایک گاؤں ہے گاؤں میں ایک صاحبزادے آٹھ مہینے کے ہیں مگر آٹھ ماہ میں آپ نے ڈیل ڈول میں وہ ترقی کی ہے کہ شاید و باید آپکا وزن تین من کا پیدا ہوے تھے بالشت بھر کے دنیا کی ہوا لگتے ہی لگے ہاتھ پاؤں پھیلانے سوا بالشت چکا سینہ ہے ایکا چھے پہلوان کے سے ڈنڈ بیجے ہیں گوشت چٹا چاہتا ہے دودھ نہیں پیتے۔ جھوٹ کو روزہ رکھتے ہیں اللہ ہو اللہ ہو کے نعرے لگاتے ہیں۔

اب کہیے اگر یہ مرض عام ہو گیا تو اس جسامت کے بچے کتنی غذا درکار ہو گی اور آئے گی کہاں سے۔ اللہ بچائے۔ ایک ہاتھی کی یخنی ناشتہ میں صبح ایک ہاتھی کی یخنی شام کو چٹ کر جائیگا۔ پھر بھی پیٹ خالی رہیگا۔ **جان مل** کی تصنیف ہے کہ عالم میں دو اصول ہیں ایک مستقل دوسرا غیر مستقل صورت سابقہ کے ساتھ صورت لاحقہ مسبوق تھی تغیرات کا بروز حسب قانون میکانکی و کیمیائی ہوتا ہے۔ جواہر قدیم ہیں مگر تغیرات مستمر جاری رہتے ہیں یہ تغیرات ان جواہر کے صفات میں داخل ہیں۔ یعنی جواہر بھی قدیم اور انکے صفات تغیر بھی قدیم۔ کوئی ان سے پوچھے کہ یہ آدم زاد و دیو کے زاد سے بنا ان میں کونسا میکانکی و کیمیائی تغیر ہوا جس سے بالیدگی نے زور باندھا اور صاحبزادے فضائے عالم تنگ کرنے لگے۔ آخر جنگ زمانت وجوہر ان میں یہ صفت کس کونے کھدرے میں چھپا رکھی تھی۔

زمانت نے ازل سے ایک کارخانہ اپنے بنانے کا آپ قائم کیا ہے۔ ایکے منیجر صاحب کہاں ہیں خدا کے لیے تیس ترو بنانے واسطے اس ایجاد کو روکیں ورنہ وسعت عالم بنارس کی گلی ہو جائے گا۔ آخر تناسب اوزان کا رزولیوشن جو پاس ہوا تھا وہ زمانت کی کونسل سے کیوں مسترد کر دیا گیا۔

کیا کوئی زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ ہر عضو سے ہر عضو کا کام مجرا ہو سکے؟ قیس ہوا لڑکوں سے اجابت کا سلسلہ جاری لنگڑے دیے پایا رج ہوے اور لگے ڈاڑی کے حکم کے بموجب پیٹ کے بل چلنے۔ الغرض امانت کھانا کھانے لگے کم پیری ہرد فی اور جاگوں میں قوت شامہ و متخیلہ اتر آئی۔ ناک سے چرخا کاتنے لگے بجرنوں سے ناچ آنکھوں سے ہارمونیم بجایا جاتے ترٹوں سے [illegible] میں جو اعمال خاص خاص عضو نے متعلق بطور جبر کے دیے ہیں۔ انکا کیا حشر ہو گا بکیں یا بھی زبان

جرمنی سرور ملکہ خضاب ایک جمعہ صفت موصوف سے بہ ہے۔ ایک آنہ کلفت نمبر نمونہ مفت ہے۔ پارسک ہند عمر بنی ابوالعلا لکھنؤ۔



مشتبہ کنار گیری

منصف الحکومۃ " دیکھو یار پنچ دیکھو اسکی کارستانی - سمجھ میں نہیں آتا اسے کیونکر نکالوں "
مسٹر پنچ " مقدمہ بازی! مقدمہ بازی!! تمام عالم پر مقدمہ بازی!!!

آبِ رواں

پنچ نے فرمانگیر ہندوستان یعنی لارڈ کرزن صاحب تیز طبع اور بے پروا آدمی تھے جلد بازی میں طبیعت کو روکنا آپ کا کام نہیں چنانچہ تیز موٹر چلانے کی وجہ سے آپکو ۹۹ مرتبہ سزائے جرمانہ بھگتنی پڑی اب چھ مہینے کی سزائے معطلی آپ کے موٹر کو دی گئی ہے دائمی قدرت حاصل ہونے کے بعد طبیعت کو قابو میں رکھنا عالی ظرفوں کا کام ہے جب معمولی موٹر کا چکر ہاتھ آتے ہی حواس چکر ہو جاتے ہیں تو قیاس کیجیے کہ اتنے بڑے ہندوستان کی تمام انتظام ہاتھوں میں آ گئے اور جوا پر مزاج نہ ہو سکے کیا سنتے ہو سکتے ہیں۔ اسی مقدمہ میں جب پولیس آفیسر نے آپ کی چلتی گاڑی میں روڑا اٹکایا طبیعت کے خود کو روکا قانون کا ترجمہ دکھایا یہیں بہیوں کی صدا دی تو آپ اکڑ گئے اور فرمانے لگے تم کو یہ جاننا چاہیے کہ میرا نام لارڈ کرزن ہے میں (اول کا) قانون ساز ہوں یعنی قانون سازوں میں کا ایک فرد ہوں۔ مگر وہ ہندوستان نہ تھا جہاں یہ طرم بازخانی بارلاٹ صاحبی چل جاتی کیونکہ وہ ملک غلامستان ہند تھا جس میں قتل انسان بھی گوروں کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ تلی کے ضعف کا جرم الٹا مقتول کی گردن پر عائد ہوتا ہے۔ اس نے ایک دھمکی اور مجسٹریٹ نے سزا دے دی۔

سنتے ہیں کہ چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کے اجلاس میں ایک مقدمہ بموجب دفعہ ۳۵۵ تعزیرات ہند کوئی بی بی چٹرجی صاحب ہیں ان کے خلاف چل رہا ہے کہا جاتا ہے کہ بی بی چٹرجی صاحب کی چھتری کا دستہ ایک کھدری راہرو طالبعلم کی جیب میں گھس گیا آپ جانتے ہیں کھدر کا کوٹ اور بی بی صاحب کی چھتری؟ خدا خان ہے طالبعلم چھتری کی موٹھ نکالنے میں مصروف ہوا گستاخی صاحب (چٹرجی) سے دیکھی نہ گئی آپ نے چار پانچ گھونسے طالبعلم کے رسید کر دیئے۔ اب جیب مداخلت بیجا کی مدعی ہے اور طالبعلم گھونسے بازی کے امتحانی پرچہ کی سختی کا مستغیث۔ دیکھیے نتیجہ کیا ہو۔ ہمارے نزدیک تو لارڈ کرزن کی معاصرت کا خمیدہ چٹرجی صاحب کو دیا جائے یہی سزا کافی ہوگی اگرچہ سوائے قانون ظرافت کے اور کہیں یہ دفعہ موجود نہیں۔ یا پھر کسی بدزبان عورت سے بشرطیکہ وہ بیاہے ہوں شادی کر دی جائے مزاج کی تبدیلی کا یہ بھی ایک موثر طریقہ ہے۔

روشِ دوستی

پرانی دوستی کے انداز پرانے لوگوں کے ساتھ گئے اب آب و ہوا نئی بیاہی ہے لہذا دوستی کا انداز بھی نیا ہونا چاہیے۔ دوست تین قسم کے ہوتے ہیں جانی دوست۔ جہاں دوست کا پسینہ گرے وہاں اپنا خون بہا دیں۔ نانی دوست رکابی میں بھات ہمارا تمہارا ساتھ چک گیا بھات بچھڑ گیا ساتھ۔ پیتے ہم پیالہ ہم نوالہ ہم نان ہم عنان مگر دسترخوان بچھنے کے وقت تک ملاقات قائم ہے ادھر سفرہ گستروں میں خلل آیا دوستی میں رخنہ پڑ گیا۔

زبانی دوست غرض کے وقت آپ آپ ہیں ویسے خدا کی قسم دو روز سے ملاقات نہیں ہوئی تو زندگی کا مزا کرکرا ہو گیا۔ میں تو جب تک ایک مرتبہ آپ کی صورت نہیں دیکھ لیتا خصوصاً مجھے بھیا بیٹے آپ کے صاحبزادے کی اسوقت تک چین نہیں آتا خدا کی قسم دو روز سے کس مردود نے اچھے حساب پیٹ بھر کے کھانا کھایا ہو۔ میں نے سنا کہ کل آپکی نانی اماں پر فالج گرا جی سن کے ہوگیا کہ دیکھیے اب بڑے بھائی کی ضمانت کا معاملہ کیونکر طے ہوتا ہے آپ تو اپنے افکار میں مبتلا ہیں۔ مگر خیر یہ تو دنیا ہے اسکا کام کبھی بند نہیں ہوتا واللہ بھائی آپ ہی کا سہارا ہے نانی مرنے والی ہونگی تو انھیں کون روک سکتا ہے خدا کے واسطے ضمانت اور تاریخ پیشی نہ بھولیے گا ورنہ یہاں بیچ بیچ نانی رہ جائیگی۔

جانی دوست اب عنقا ہیں۔ عنقا کیوں نہوں؟ طرز تعلیم و طرز حکومت (ڈیموکریسی) کا مقتضا یہی ہے حقوق کی نزاع میں مصنوعی انصاف کی چاٹ پڑ چکی ہے ہر گھر میں پھوٹ ہر گروہ میں بیر۔ اگلے زمانے میں ولایت سے انصاف اور منصفوں کی کھیپ نہیں آتی تھی کہ رووسا اپنی جائدادیں محلے والے یا خاندان والے اسطرح تقسیم کر دیتے تھے کہ کانوں کان خبر نہوتی تھی نانی دوستوں کی بھی روز بروز کمی ہو رہی ہے نان نیست دوست کجا۔ بنگلے میں شہر سے دور رہنا آدموں کے جوار میں سکونت حق ہمسایہ کی بے وقعتی صاحبیت کا زور۔ دسترخوان تنگ۔ غریب عزیزوں کی ملاقات سے ننگ۔ مفلس باپ غلاموں سے بدتر۔ ان حالات میں نانی دوستوں کا دائرہ وسیع نہیں ہو سکتا۔ ہمارے شہر کے ایک نئے بیرسٹر تازہ ولایت نے اپنے بہائی فیشن کے لیپ کی تنصیب اپنے ایک دوست سے یہیں الفاظ کرائی۔ "یہ بھی میرے ایک دوست ہیں"۔ والد مکرم صاحبزادے پر مرشٹے کا یہ صلہ پاتے ہی آگ ہو گئے۔ اور کہنے لگے "حضرت میں بڈھا ہوں میری انکی دوستی ہی کیا۔ البتہ میں انکی ماں کا پرانا دوست ہوں"

ہاں زبانی دوستوں کی کمی نہیں نہ کبھی ہوگی۔ ایسی دوستی سے باہمی تعاون کی ترقی ممکن نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان جہاں پناہ گیر دشمن کی حمایت کیجاتی تھی جہاں دوست کا وبال اپنی گردن پر لینے کا شوق تھا جہاں ہر شریف کی بہو بیٹی جب تک بطریق حلال و جائز بی بی نہ بن جاتی اپنی ماں بہن کی جگہ سمجھی جاتی تھی آج مفسدے کا گھر ہے۔ زبانی جمع خرچ دکھانے والے ظاہری سیاہ سفید دکھاتے ہیں ہو کلم کے معاملہ میں ایک دوسرے کا ساتھ نہیں دیتا ایک دوست تیاں سا پٹتا ہے دوسرا دوست دور سے کھڑا تماشا دیکھتا ہے۔ آنکھ بچھال دوستوں کا دیانت اور دیانت گنگی اپنی اپنی تیسی ہیں۔ کوئی پتلی گردن والا ملا اور یار لوگ لگے ٹیلیاں بانے۔ یہ دوستی نہیں نری یورپ کی ڈپلومیسی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ جس کا بنیا یار اسکو دشمن کیا درکار؟ یورپ والے بنیے (تاجر) ہیں ایشیا و افریقہ کے تمام ممالک سے انکی

دوستی ہے اور ہمارا باپ نے اس دوستی کا ایسا مزا چکھا ہے کہ تمام عمر یاد رہے گا

محمد بن سیرین (علیہ الرحمۃ) سے کسی شخص نے ایک آدمی کا حال بیان کیا کہ جب اس کے سامنے کوئی قرآن کی آیت پڑھی جاتی ہے تو بیچارہ بیہوش ہو کے گر پڑتا ہے۔ صوفی صاحب نے فرمایا کبھی اسے ایک اونچی دیوار کی منڈیر پر بٹھا کے قرآن پڑھو۔ اگر یہی حالت ہو تو وہ بیشک اہل دل کے گروہ میں سے ہے۔ فرنگستان کے اکثر افراد ہندوستان کے متعلق دردمندی و دوستی کا اظہار کرنے میں لسانیاں دکھاتے ہیں ادھر قحط پڑا ادھر خالی خولی اظہار ہمدردی شروع ہو گیا۔ ادھر کوئی حادثہ ہوا اور یاروں کو عشق آنے لگا۔ تحقیقات کے لیے کمیشن مرتب کبھی تھیلی کا منہ کھلا لیکن دہن کا دہانہ کھل گیا۔ تیوروں کے تیور سے بڑے بڑے سنجی سنگ تراشے گئے۔ چنانچہ بالفعل اوڈوائر اور ناٹر کا مقدمہ چل رہا ہے جن لوگوں کو ہندوستان پر ظلم ہونے سے عشق آ رہا تھا آج جو جرم پر الزامات عائد ہو رہے ہیں اور خلوص و صدق کی امتحانی دیوار پر نشست ہے تو جسکو دیکھے دیوار قہقہہ بن گیا ہے۔ فرنگ جانسن۔ سر ولیم جنیں۔ سر ہری سی چارلس اور دیگر فرنگ خواہان ہند۔ جلیانوالہ باغ کے خونی معاملے پر دل لگیاں کرتے ہیں اور سنتے اور ہنستے ہیں۔

تائینہ نقاش نے سوداگر ابلیس حکیم سے کہا کہ مجھے دو ایک پچکاری کروا دو تو ایسے عمدہ نقش و نگار دکھاؤں بتاؤں کہ خیر تم جواب نہ لگے۔ سوداگر ابلیس نے کہا کہ اول تم نقش و نگار بناؤ پھر میں پچکاری کروا دوں گا۔ بعینہ یہی حال ہنٹر کمیشن رپورٹ کا ہے کہ پچکاری سے پہلے نقش و نگار اس کمیشن نے بنائے اب ناٹر اوڈوائر کی مقدمہ بازی اس نقش و نگار پر پچکاری کر رہی ہے۔ جن لوگوں نے تحریری بیانات کمیشن کے سامنے دیے تھے اب اسپر خود چشم پوشی کر رہے

ہیں۔ لطف یہ کہ مسٹر شعیب قریشی ہمارے صاحب کے وکیل بھی بنے ہیں قانون انگلستانی بشمارہ پر عمل فرماتے ہیں گویا انھوں نے حکیم سائیں کی شاگردی اختیار فرمائی ہے جو اس خیال سے خاموش رہتا تھا کہ شاید زبان ہلانے سے ندامت اٹھانی پڑے۔ ایسی حالت میں ہمارے شہر کے نامی گرامی وکیل مسٹر جگت نرائن کا ولایت جانا بہت ہی برمحل ہے بشرطیکہ مسٹر ناگرا ان سے مدد لیں۔ اور جسٹس میکارڈی کو جیل والا نہ ہو۔

یوں تو بادشاہ عموماً فرعون طبع ہوتے ہیں اور شاہی عصبیت درباری مجبوری کو نہیں کرتے کرتے انکے دماغ کو نہیں بلکہ خود انھیں کو عرش اعلیٰ پر پہنچا دیتے ہیں۔ مگر قطبیوں کے ایک بادشاہ پر بھی اولوالعزمی کا خبط سوار ہو گیا تھا اس نے گدھ پالے اپنا تخت کسایا اور آسمان پر نشانہ بازی کا ارادہ کیا۔ اب امریکہ کے ایک دل چلے نے چاند پر گولہ باری کی مشین ایجاد کی ہے۔ گولہ سات میل فی سکنڈ کی رفتار سے مسافت طے کریگا۔ اس گولے کی قطع ہوائی کی سی ہے جسپر سے چھلکے اترتے جائینگے۔ آخری حصہ چاند میں چھید کر دیگا تیز روشنی پیدا ہوگی سب دیکھینگے۔ چاند پر پیارا لوگوں نے تھوک کر وہ دعا کہ الہی کسطرح تم ہمارا دیکھیں اس گولا کیا حشر ہوتا ہے۔ اسلیے کہ ہر گولے کے واسطے نشانہ فرضیہ چاند ہے متحرک۔ اسکی حرکت جب تک قابو میں نہ لائی جائے اس وقت تک نشانے کا مراد پر پہونچنا مشکل ہے۔ البتہ مشکل میں گولی لگانا ساکن مقام پر چنداں مشکل نہیں نشانے کی قوس کا اندازہ چند صد گز کا ہے آسان ہے۔ مگر چاند ہمارے اوپر کو قوس بناتے جاتے ہیں اور گولے صاحب قوسی شکل بناتے ہوئے بالکل نیچے کی جانب تشریف لاتے ہیں ان دونوں کی رفتار میں کوا فرق ہے یہ مگر گیس ہے۔ ان دونوں بھائیوں کی توقع کہ اگر وہ بے سینہ پر پوشی

جامہ جنب گردی قبول کریں تو دوسری بات ہے۔ کہتے ہیں کہ گولہ ۲ و ۳ گھنٹے میں چاند سے ملاقات کرے گا۔ مگر زمین صدمے جب وہ زمین کے گرد لگا چکیں گے تو کسی نقطہ پر پہونچ جائے کا جو بیان ہی نا کا گیا ہے۔ ہمارے ایک بدتمیز دوست (حضرت خفو) نے اپنے دروازے پر ایک قندیل لٹکائی تھی کاغذ کی قندیل کی حقیقت ہی کیا ہے۔ بازاری لونڈوں نے اسپر نشانہ بازی کرکے خروج کر دی دوسرے دن سیکڑوں منفذ اسمیں موجود بالمثل عاشق کا دل ہو گئی۔ ہم نے پوچھا کہ آخر یہ قندیل آپ نے کیوں سر راہ لٹکائی ہے۔ کہنے لگے یعنی راہ چلنے والوں کی خاطر سے لٹکائی تھی مگر خدا کی شان کہ یہ قندیل حرامی حلالی کی پہچان کا ذریعہ بن گئی معلوم ہوتا ہے کہ قندیل راہ کے لٹکانے میں بھی کوئی ایسی ہی مصلحت پوشیدہ ہے۔

ایک آتشباز صاحب فیسل پچاس کے پٹرانے تیار کر رہے تھے تیاندی زور سے چڑا تو منہ جھلس گیا داڑھی کالے سے گورے ہو گئے چہرہ سفید ہوا آنکھیں بے نور۔ ملنے والوں نے خیریت پوچھی۔ کہنے لگے اور تو سب خیر صلاح ہے صرف اندھا ہو گیا۔

سر ایڈورڈ میکلاگن پنجاب کی گورنری سے مستعفی ہو رہے ہیں آپ کے زمانہ میں ادھر مارشل لا ادھر سکھوں کی بیسیل پچاس ہزار بستی رہی اکالیوں کے معاملہ میں حکومتی بچے ہاتھ سے نیس پڑا رہا ہا پنجاب کی آنکھیں بجائی رہیں مگر وزیر تعلیم میاں فضل حسین یوں خیریت کا اظہار کرتے ہیں کہ سب چین چان ہے ادھر دیکھو خوش قسمتی ادھر دیکھو کیا خوب صرف ذرا سی آنکھیں جاتی رہیں بلکہ سکھوں کا مسئلہ ہنوز حل طلب ہے۔ گویا مسئلہ کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتا۔ اور کوئلہ بیانی اصلاحات کے خواب کی سی تعبیر ہے تو وہی اصلاحات کی ہی ہے سر میکلیگن کی بھی ہے اور میاں فضل حسین کی بھی ہے۔

بعض ضروری امور کا اظہار

(۱) جو حضرات ایک آدھ پرچہ نمونہ کے طور پر منگاتے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ تاثت کی اور راگ پر جا [illegible] کی قابلیت اور پرچہ کی مستقلات انہیں کافی واقفیت ہو گئی انکی رائے اکثر صحیح نہیں ہوتی۔

علاوہ اس کے کہ کوئی پرچہ دفتر میں بچ رہتے ہیں ان کو نمونہ میں صرف کرواتے ہیں۔ طالب صفت کو اس ایک پرچہ میں اپنے مفید مطلب باتیں ملیں یا نہ ملیں اسکی پروا نہیں۔ لہذا کم از کم ایک سہ ماہی کے واسطے خریدار ہو جانا نمونہ طلب کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ اگر اس قلیل مدت میں ناظر کو ظرافت کے ساتھ اخلاقی علمی و ادبی فوائد محسوس ہوں اور چند مضمون بھی انکے مذاق کے موافق مل جائیں تو دام موصول۔ ورنہ پنچ پی بیزار نعمت کھائی [illegible] بخیر شما بہ سلامت۔

(۲) نمونہ پسند آنے پر وی پی کی فرمائش خواہ مخواہ ڈاکخانہ کو سخاوت دکھانے کے مساوی ہے [illegible] حضرت منی آرڈر بھیجیے کہ ہم انتظار وصول زر قیمت سے اور آپ انتظار ورود مولانا پنچ کی زحمت سے بچیں اور دو آنہ کی جگہ چار آنہ بھی [illegible]

(۳) بعض قدردان دفتر سے ختم مدت خریداری کی اطلاع پر توجہ نہیں فرماتے جب پرچہ بند ہو جاتا ہے تو ناراض ہوتے ہیں کہ کیوں ہمارا اعتبار نہ کیا اب جتنے پرچے اس عرصہ میں ناغہ ہو گئے سب لکھا بھیجو تاکہ فائل ناقص نہ رہے۔ انکی تعمیل ارشاد صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں ہوں [illegible]

(۴) جو پرچے ڈاکیوں کی نوازش سے گم ہو جائیں وہ صرف ۳ [illegible] روز کے اندر دوبارہ بھیجے جا سکتے ہیں بعد ازاں [illegible] کی ضرورت نہیں اطلاعی پوسٹ کارڈ بھیجیے اور پرچہ منگا لیجیے۔

(۵) اگر یہ پرچہ (پنچ) ملک کے لیے آپ کی رائے میں مفید ہے تو خود خریدار ہو جانے سے پوری قدردانی ادا نہیں ہوتا بلکہ چند احباب میں اسکی اشاعت کی امکانی کوشش بھی فرمایئے مسخیرالناس من ینفع الناس۔

والسلام۔

منیجر

اعلان باحلف

[illegible]

دعا مفید المحبت مع موہنی منتر

اعلان ہے اگر آپ کسی مشرق کے منتہا ہیں وہ آپ کو نہ ملتا ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا کسی حاکم افسر کو مہربان کرنا چاہتے ہو حسب منشاء تسخیر کرنا چاہتے ہو تو اہل اسلام دعا محبت اور اہل ہنود موہنی منتر منگا کر آزما دیں۔ موہنی منتر سے مطلب تین یوم میں اور دعا محبت سے ۱ یوم میں حاصل کیا جاتا ہے دعا محبت صبح کے وقت صرف ایک مرتبہ پڑھی جاتی ہے جو پانچ منٹ میں ختم ہوتی ہے موہنی منتر تین دن پڑھا جاتا ہے ہدیہ کچھ نہیں وہ بہ روپیہ سارے محصول اور غربا سے ہدیہ علاوہ محصول لیا جاتا ہے۔ اگر آپ اس حلفیہ اعلان پر بھی اعتبار نہ کریں آپ کی قسمت۔ جدید کتب ذخیرہ عشق کامل حکایات دلفریب مفتاح الغیب ۱۸ ماہ پیکر مرغوب النساء باتصویر پیکر ملنے کا پتہ:

جان محمد بکڈپو ڈاکخانہ نانوتہ ضلع سہارنپور

شرائط ایجنسی

(۱) دو روپیہ نقد پیشگی بھیج کرنا ہو گا۔

(۲) رقم بھیج شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کردی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہو گا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ خاص حالتوں کے بچا ہوا پرچہ واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ [illegible] کی چند ہی جلدیں باقی ہیں شائقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد [illegible] علاوہ محصول ڈاک

(۲) جلد [illegible] کے دو نمبروں میں انشاپردازی کے بہترین نمونہ موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے شائقین کو فوراً طلب کرنا چاہیے فی جلد [illegible] علاوہ محصول ڈاک

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

معجز نما حمائل مترجم مع تفسیر اردو

نرخ صرف [illegible]

ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی حاشیہ پر جملہ احکام و مسائل قرآن و قصص انبیاء و آخر میں تفسیر جو تمام تفاسیر اول نمبر سفید کاغذ پر چھپکر تیار ہو گئی ہے جس میں اصل کلام پاک و ترجمہ کو [illegible] حائل ہوا [illegible] ہے [illegible] حمائل قرآن تجوید و رشتہ حمائل [illegible] مع جلد [illegible] محصول علاوہ [illegible] جملہ تمام قرآنی شریف [illegible]

ملنے کا پتہ

نور محمد کارخانہ تجارت کتب [illegible]

دہلی

مفت نمونہ

منگوا کر دیکھو

[illegible] پانی میں کھانے کا مصالحہ [illegible] بنی ہوئی چیز ہے اسکی صفت کو آزما کر دیکھو۔ قیمت بڑی ڈبی [illegible] اور چھوٹی [illegible]

پنڈت پیارے لال شکل [illegible] کانپور

خوشبودار!! خوش ذائقہ!! خوش رنگ!!!

زردہ تمباکو ئے خوردنی

فی سیر [illegible]

قوام مشکی زعفرانی گولی نقرئی و طلائی

[illegible]

مقبول خان مقبول خان

تاجر تمباکوئے خوردنی و عطر لکھنؤ سے طلب کیجئے

تار کا پتہ سرتی لکھنؤ۔ فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سورج مارکہ

جرمنی خضاب [illegible]

اس سے بہتر خضاب روئے زمین پر بھی دستیاب نہیں ہو سکتا ہر صفت موصوف ہے

سفوف اور ٹکیہ

قیمت فی شیشی [illegible] فی بکس ٹکیہ [illegible]

[illegible] بھیج کر نمونہ مفت طلب فرمایئے

المشتہر

یوپی کا ایجنٹ پالن جی بڑھن بھائی

امین آباد لکھنؤ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۸۰۷ - اردو معلی

جلد ۴

موسم گرما کا تحفہ

دواخانہ ... کے تیار کردہ شربت جنکی دھوم سارے ہندوستان میں ہے خالص میوہ جات کے افشروں اور عرقیات سے تیار کیے ہوئے ہیں بے نظیر صورت میں دلاویز ذائقہ میں خوشبو لطافت میں بے عدیل ہیں دل و دماغ کو فرحت قلب کو سکون و راحت آنکھوں کو ٹھنڈک بخشتے ہیں، شدت عطش کو دور کرتے ہیں - جلد طلب فرمایئے۔

شربت ... شربت فالسہ — فی بوتل عار
شربت بادام — فی بوتل عار
شربت کیسرو — فی بوتل عار
شربت بید مشک — فی بوتل عار
شربت کیوڑہ — فی بوتل عار
شربت انار ولایتی — فی بوتل عکر
شربت قطاء دوم — فی بوتل عار

شربت رنگترہ، شربت لیمو، شربت نارنج، شربت اناناس، شربت انگور، عرق کیوڑہ حیدرآبادی، عرق بید مشک لاہوری

[illegible]

... ان جلد گراں حکمت کے مقولہ کو یاد رکھیے" ولایتی ایسنس و شکرین سے بنے ہوئے شربتوں سے پرہیز کیجیے فہرست مفت ...
اپنے قریب کا ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمایئے اور ¼ رقم پیشگی محصول ادا کرنے کے لیے روانہ کیجیے

المشتہر

منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے کئی برس تک دھوم مچائی

اور

ایسکر ... کی طرح سرود کے ... رکھے

بلکہ

... کے جملہ حالات کاغذ پر لکھ لینے کے قاعدہ سکھلائے

ایک

مشہور و معروف کتاب ہے

جس کے

حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں جاننے والے جانتے ہیں کہ سارا حال موسیقی کے جز و علمی و عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اس کا

حصہ دوم

زیر طبع ہے - حصہ دوم میں مصنف نے اساتذہ فن کے کلام سے

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے زمانہ حال تک جملہ اساتذہ فن کی گائکی اور ان کے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں جملہ بزرگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سرگم سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں کر دیئے گئے ہیں اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں اسکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے حصہ دوم کی اشاعت عنقریب ہونے والی ہے اور قیمت ان خریداروں کے واسطے جو پہلے سے خریداری کی درخواست روانہ فرمائیں پانچ روپیہ مقرر کی جاتی ہے حصہ اول کی قیمت ... فی جلد - محصول ڈاک ہر حال میں ذمہ خریدار

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ